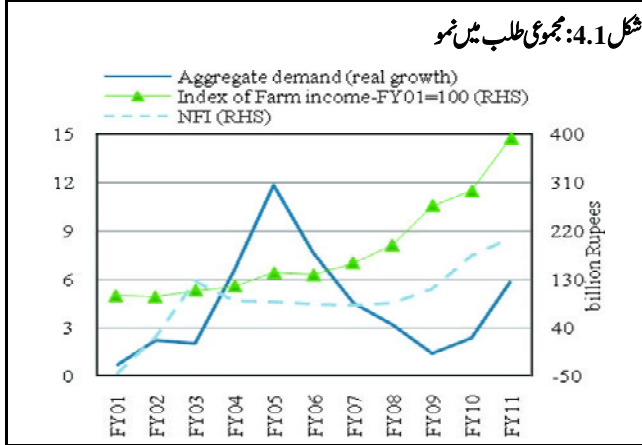


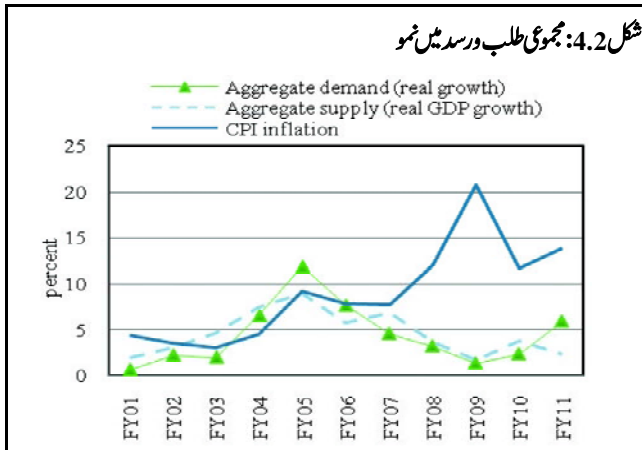
4 مجموعی طلب

4.1 عمومی جائزہ



گذشتہ دو برسوں کے دوران مجموعی طلب کی حقیقی نمو میں اضافہ دیکھا گیا جبکہ مالی سال 05ء تا 09ء کے دوران اس میں کمی کا رجحان رہا تھا۔¹ مجموعی طلب کے رجحان میں اس تبدیلی کی تین اہم وجوہات ہیں: (الف) بیرون ملک سے ترسیلات زر کی بھاری مقدار میں آمد (ب) زرعی اجناس کی بلند قیمتوں کے نتیجے میں کاشت کاروں کی آمدنی میں اضافہ اور (ج) سرکاری شعبے کے ملازمین کی اجرتوں کا بڑھنا (شکل 4.1)۔²

م 11ء میں مجموعی طلب کی سطح مجموعی رسد سے زیادہ رہی۔ مجموعی رسد میں کمی کے اسباب میں توانائی کی قلت اور سیلاب سے بڑے پیمانے پر ہونے والی تباہی شامل ہیں۔ سیلاب کی وجہ سے خوراک، کپڑوں اور خیموں کی طلب بڑھ گئی۔ سیلاب کی تباہ کاریوں سے اجناس کے ذخائر کو نقصان پہنچا جبکہ پیداواری عمل اور رسد کی کڑیوں میں تعطل پیدا ہونے سے رسد میں کمی واقع ہو گئی لیکن بنیادی اجناس کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہو گیا تھا۔ ملکی اور عالمی امدادی ایجنسیوں کی امدادی رقم اور بیرون ممالک سے بھیجی گئی ترسیلات زر سے طلب میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اس کے مقابلے میں رسد کو بحال میں ہونے میں خاصا وقت لگتا ہے۔³ مذکورہ حالات اضافی طلب کو جنم دیتے ہیں جس سے پوری معیشت میں گمرانی کے دباؤ میں شدت آ جاتی ہے (شکل 4.2)۔



مجموعی طلب اور مجموعی رسد کے فرق کو اضافی طلب کہا جاتا ہے اور یہ پیداواری فرق کے ایک پہلو کو ظاہر کرتی ہے جبکہ دوسرا پہلو ممکنہ اور حقیقی پیداوار کا فرق

ہے۔ پاکستان کی معیشت کو دونوں قسم کے فرق کا سامنا ہے جبکہ حقیقی جی ڈی پی کی نمو بھی سست رفتاری کا شکار ہے۔ اس صورتحال نے ملک کے مجموعی معاشی استحکام پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ اضافی طلب کے نتیجے میں معیشت میں گرانی کا دباؤ پیدا ہوتا ہے اور پیداواری فرق استعمال نہ ہونے والی پیداواری استعداد کو ظاہر کرتا ہے جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع میں کمی آ جاتی ہے۔ ایسی صورتحال میں معاشی پالیسیاں تشکیل دینے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ مثلاً، مجموعی طلب کو کم کرنے کے پالیسی نسخوں میں سرمایہ کاری اور روزگار کو متاثر کرنے کے خطرات پنہاں ہیں جبکہ اس سے معیشت میں رسد بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے مختلف عوامل اور ممکنہ اثرات کے حوالے سے پیداواری فرق کے ان پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

4.2 پیداواری فرق

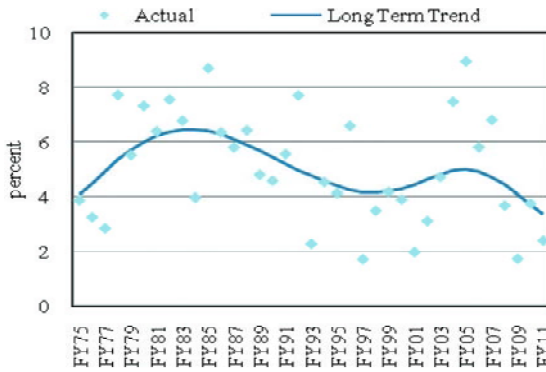
توانائی کی مسلسل قلت، امن و امان کی خراب صورتحال اور غیر موثر نظم و نسق نے گزشتہ چند برسوں کے دوران ملک میں معاشی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ مالی سال

¹ نجی صرف، حکومتی اخراجات اور سرمایہ کاری کے مجموعے کو مجموعی ملکی طلب کہا جاتا ہے۔ درآمدات کو مجموعی طلب میں شامل کیا جاتا ہے جبکہ برآمدات اس میں شامل نہیں کیونکہ یہ بیرونی صارفین کی طلب کو ظاہر کرتی ہیں۔

² مالی سال 11ء کے بجٹ میں سرکاری شعبے کی تنخواہوں میں 50 فیصد اضافے کا اعلان کیا گیا۔

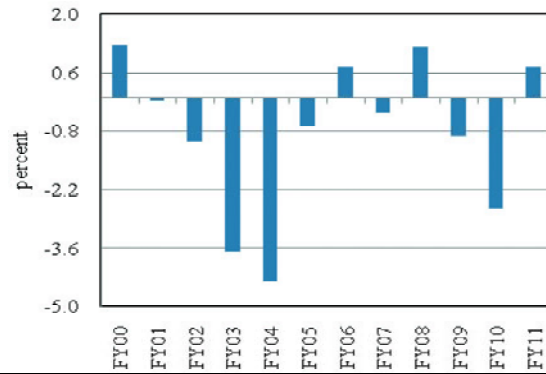
³ اگر بیرونی امداد مل جائے تو بعض اجناس کی قلت (غذائے اساس) کی جزوی تلافی ہو سکتی ہے۔

شکل 4.3: اصل جی ڈی پی نمو بمقابلہ طویل مدتی رجحان



11ء کے ابتدائی مہینوں میں آنے والا تباہ کن سیلاب معیشت کو مزید کمزور کرنے کا باعث بنا۔ حقیقی جی ڈی پی کی نمو جو مالی سال 05ء میں 9 فیصد کی بلند سطح پر تھی، وہ مالی سال 09ء تا 11ء کے دوران کم ہو کر 3 فیصد پر آ گئی۔ یہ امر تشویشناک ہے کہ سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں گزشتہ چار برسوں کے دوران 9 فیصدی درجے کی آہٹیں آ چکی ہیں اور مالی سال 11ء میں یہ 13.4 فیصد پر آ گئی (مس 74ء کے بعد سے پست ترین سطح)۔ روزمرہ کے کاروباری امور میں درپیش مسائل کی وجہ سے آج رین ماضی میں پیداواری گنجائش میں کیے جانے والے اضافے سے پورا استفادہ کرنے سے قاصر ہیں۔ شکل 4.3 سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ برسوں میں حقیقی جی ڈی پی میں ہونے والی نمو مالی سال 08ء سے مسلسل غیر خطی (non-linear) طویل مدتی رجحان سے نیچے ہے، جس سے پیداواری فرق کی نشاندہی ہوتی ہے۔⁴

شکل 4.4: طلب و رسد کا فرق بلحاظ جی ڈی پی فیصد



رسدی دھچکوں کا وقت نامناسب تھا کیونکہ ملک کو پہلے ہی گزشتہ چند برسوں سے گرانی کے دباؤ کا سامنا ہے۔ اسی دباؤ کے نتیجے میں 2008ء میں گرانی 25 فیصد سے تجاوز کر گئی تھی۔ اگرچہ سخت زری پالیسی کی وجہ سے گرانی دسمبر 2009ء تک کم ہو کر 8.8 فیصد پر آ گئی تھی لیکن نجی شعبے کے صرف میں مضبوط نمو (مس 09ء میں 12.2 فیصد) اور پیداواری سرگرمیوں میں مسلسل کمی نے معیشت میں گرانی کے دباؤ کو ایک بار پھر بڑھا دیا۔ دسمبر 2009ء کے بعد سے گرانی دس فیصد سے نیچے نہیں آ سکی ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معیشت پست معاشی نمو اور بلند گرانی کے ماحول میں ہے جسے جمودی گرانی (stagflation) کہا جاتا ہے۔

ایسی صورتحال مرکزی بینک کی جانب سے مشکل معاشی فیصلوں کی متقاضی ہوتی ہے۔ خصوصاً پالیسی سازوں کو اب معاشی نمو اور گرانی دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔

دشوار پالیسی ماحول کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 11ء میں محتاط انداز میں زری پالیسی کو سخت کیا۔ مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں تین مرتبہ اضافہ کیا اور اگلی ششماہی میں اسے 14 فیصد پر برقرار رکھا تھا۔ سخت زری پالیسی کا مقصد معیشت میں مجموعی طلب کو کم کرنا تھا کیونکہ مالی سال 11ء کے ابتدائی مہینوں میں آنے والے سیلاب کے باعث رسد کو نقصان پہنچا تھا۔ اس زری پالیسی کے نتیجے میں طلب و رسد کے فرق کو جی ڈی پی کے 1 فیصد تک لانے میں مدد ملی (شکل 4.4)۔ ملکی طلب میں کمی کا نتیجہ مسلسل تیسرے برس سرمایہ کاری اخراجات میں مٹنی نمو کی صورت میں برآمد ہوا۔ اگر سخت زری پالیسی کو نہیں اپنایا جاتا تو بڑھتے ہوئے طلب و رسد کے فرق کی وجہ سے پیدا ہونے والے گرانی کے دباؤ کی شدت یقیناً کہیں زیادہ ہو سکتی تھی۔

معاشی نمو کی پست شرح اور بلند گرانی کی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ رسد میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ توانائی کی قلت کو لیں۔ کیا توسیعی زری اور مالیاتی پالیسیوں سے معیشت میں رسد کی فراہمی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی؟ اس کا ممکنہ بہترین جواب یہ ہے: نہیں۔ خصوصاً، بیکس کی رسد میں کمی نے بجلی اور کھاد کے شعبے کی پیداواری صلاحیت اور ٹیکسٹائل شعبے کی سرگرمیوں کو بری طرح متاثر کیا اور ان مسائل کا تدارک زری پالیسی میں نرمی کے ذریعے ممکن نہیں۔ دوسری جانب، موجودہ معاشی ماحول میں توسیعی مالیاتی پالیسی ملکی طلب میں اضافے کا باعث بنے گی جو کہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔ معیشت کو بہتر بنانے میں توانائی کی قلت پر قابو پانے کے لیے ایک طویل مدتی حکمت عملی کے ساتھ ساتھ ہم آہنگ زری و مالیاتی پالیسیاں مرتب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ پیداواری فرق کو کم کرتے ہوئے معیشت کو طویل مدتی نمو کے راستے پر ڈالا جاسکے۔

⁴ وہ مقدار جس سے اصل جی ڈی پی نمونہ جی ڈی پی سے کم ہو، اسے کساد بازاری کا فرق کہا جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ معیشت کی نمونہ جی ڈی پی کا تخمینہ لگانے کا کوئی آسان طریقہ موجود نہیں۔ ہم نمونہ جی ڈی پی کی غیر خطی رجحان سے اخذ کرتے ہیں جسے ایچ پی فلٹر استعمال کرتے ہوئے مالی سال 75ء تا مالی سال 11ء کے دوران اصل جی ڈی پی کی نمو سے نکالا گیا ہے۔

4.3 مجموعی طلب کے اجزائے ترکیبی

نئی صرف کو مجموعی طلب کے سب سے بڑے جز کی حیثیت حاصل ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں کے دوران پاکستان میں اس کے حصے میں 90 فیصد کا توشیشناک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے (جدول 4.1)۔ صارفین کے رویے میں خاصی تبدیلی دیکھنے میں آرہی ہے کیونکہ صرف کا ختم میلان بھی تیزی سے بڑھ گیا ہے (جدول 4.2)۔ مالی سال 11ء کے دوران اوسط صارف نے صرف کے اخراجات کے لیے 100 روپے میں سے 97 روپے مختص کیے تھے۔ یہ مالی سال 11ء میں بچتوں کی صرف 3 فیصد شرح کو ظاہر کرتا ہے جو کہ مالی سال 01ء تا 08ء کے دوران 30 فیصد تھا۔

جدول 4.1: مجموعی طلب کی نمونہ حصہ (فیصد)			
سرمایہ کاری	حکومت	نئی صرف	
10.1	14.5	75.4	1960ء کی دہائی
13.1	11.9	75.0	1970ء کی دہائی
20.7	17.4	61.9	1980ء کی دہائی
16.4	9.9	73.7	1990ء کی دہائی
19.8	11.2	69.0	2001ء تا 2008ء
2.6	-10.8	108.2	میں 09ء
-1.9	7.4	94.5	میں 10ء
3.7	8.0	88.3	میں 11ء

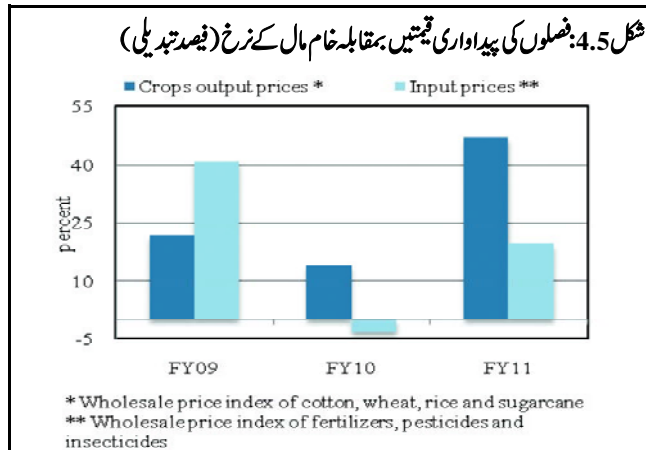
جدول 4.2: صرف اور سرمایہ کاری کا ختم میلان (فیصد)			
سرمایہ کاری	صرف	نئی	
16.5	11.8	72.5	1960ء کی دہائی
13.8	11.2	75.8	1970ء کی دہائی
19.3	16.4	63.0	1980ء کی دہائی
17.2	10.7	77.7	1990ء کی دہائی
21.3	11.3	70.8	2001ء تا 2008ء
2.3	-9.5	95.6	میں 09ء
-1.6	6.4	81.8	میں 10ء
4.1	8.8	97.0	میں 11ء

بچتوں کی پست شرح (گھرانوں میں ناگزیر فنڈز کی غیر مناسب رسد) کے ساتھ غیر ملکی سرمایہ کاروں کی عدم دلچسپی کے نتیجے میں ملک میں سرمایہ کاری کی شرح تاریخ کی پست ترین سطح پر آگئی ہے۔ نتیجتاً مجموعی طلب میں سرمایہ کاری کے حصے میں تیزی سے کمی آئی اور یہ 2001ء تا 2008ء کی 20 فیصد اوسط سطح سے گزر کر مالی سال 11ء میں 3.7 فیصد پر آ گیا ہے۔ مالیاتی کیجانی کی کوششوں میں مصروف حکومت کا مجموعی طلب کو بڑھانے میں حصہ 10 فیصد سے کم رہا۔

4.3.1 صرف

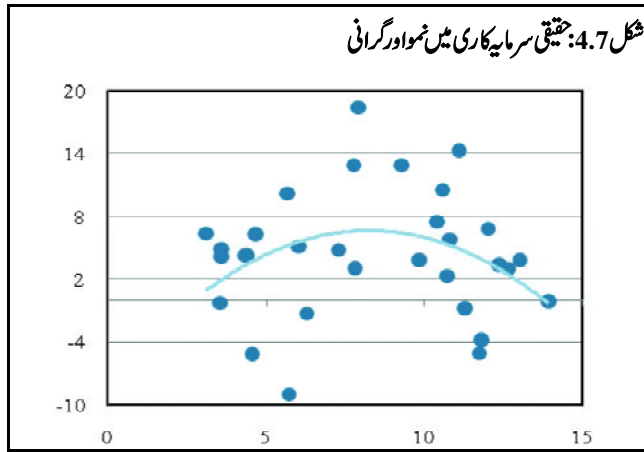
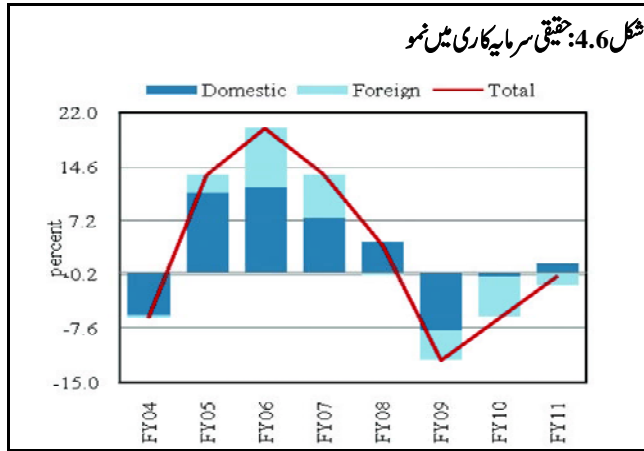
میں 09ء تا 11ء کے دوران نئی صرف میں اوسطاً 7.7 فیصد کی حقیقی نمو ہوئی جس کا اہم سبب ترسیلات میں مسلسل اضافہ ہے اور یہ پاکستان میں وصول کنندگان کی آمدنی کا باقاعدہ حصہ بن چکا ہے۔ بلند گرانے کے نتیجے میں غیر یقینی صورتحال نے بھی صرف کی طلب کو مضبوط کیا۔ نیز چونکہ صرف کے مجموعی اخراجات میں خوراک کا حصہ زیادہ ہے، اس لیے گذشتہ تین برسوں میں غذائی گرانے (اوسطاً 20 فیصد) بلند سطح پر رہی جس کی وجہ سے صارفین کو اپنی آمدنی کا بڑا حصہ صرف کے لیے مختص کرنا پڑا (باب کے آخر میں باکس 4.1 بھی دیکھئے)۔ چنانچہ میں 11ء کے دوران حقیقی فی کس صرف میں تیزی سے اضافہ ہوا اور یہ 2001ء تا 2008ء کی 1.2 فیصد سطح سے بڑھ کر میں 11ء میں 5.5 فیصد تک پہنچ گیا۔

مالی سال 09ء اور مالی سال 10ء کے دوران گندم کی بلند قیمتوں اور پیداوار میں اضافے اور مالی سال 11ء کے دوران کپاس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے



(40 فیصد سے زائد) نے بھی دیہی آمدنیوں کو بڑھانے میں کردار ادا کیا جس سے صرف کی طلب بڑھ گئی۔ اگرچہ فارم کے خام مال کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے لیکن یہ نتیجہ با آسانی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ حالیہ برسوں کے دوران اہم فصلوں (گندم، کپاس، گنا اور چاول) کی قیمتوں میں بلند اضافے سے فارم کی خالص آمدنی کو بڑھانے میں مدد ملی ہے۔⁵ خصوصاً، گذشتہ دو برسوں کے دوران فصلوں کی پیداواری قیمتوں اور خام مال کی قیمتوں میں درمیان 20 فیصدی درجے کا فرق رہا ہے (شکل 4.5)۔

⁵ دیہی معیشت کو اگست 2010ء میں آنے والے تباہ کن سیلاب سے نقصان پہنچا۔ سیلاب کے نتیجے میں کپاس کی 20 فیصد پیداوار تباہ ہوگئی اور اس کی قیمت میں 100 فیصد سے زائد اضافہ ہو گیا۔ اگرچہ سیلاب کی وجہ سے تقسیم کے نگین مسائل پیدا ہوئے تھے لیکن اس کا فارم کی مجموعی آمدنی پر خالص اثر مثبت رہا۔ یعنی جن کاشتکاروں کی فصل تباہ ہوئی انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا جبکہ جو کپاس کی چٹائی میں کامیاب رہے انہیں بہت فائدہ ہوا۔



جدول 4.3: بچت و سرمایہ کاری کا فرق				
سی ڈی پی کا فیصد				
2011ء	2010ء	2009ء		
24.2	23.3	21.8	بچت	بنیادی
23.6	22.9	21.7	سرمایہ کاری	
34.2	33.0	31.9	بچت	بھرتی ہوئی اور
31.7	31.3	30.3	سرمایہ کاری	قتی پذیر
32.4	33.4	31.6	بچت	ن
26.1	26.4	23.6	سرمایہ کاری	منفعت یافتہ
13.8	13.2	12.5	بچت	کستان
13.3	15.3	18.2	سرمایہ کاری	
خذ: عالمی معاشی امکانات، ستمبر 2011ء				
مالانہ منصوبہ (مختلف شمارے)، منصوبہ بندی کمیشن				

شعبہ وار سرمایہ کاری میں نمو سبب الہیاد ہے اور مالی سال 11ء کے دوران معیشت کے تمام شعبوں میں منفی نمو دیکھنے میں آئی (شکل 4.8)۔ صنعتی شعبے میں، بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور تعمیراتی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔ ٹیکسٹائل شعبے میں اسپننگ اور فنٹنگ کی مصنوعات میں بجلی و گیس کی قلت پیداوار میں کمی کا باعث بنی۔ درآمد شدہ ریفائنڈ مصنوعات سے مسابقت کی وجہ سے ملک میں تیل کی ریفائننگ کے شعبے کو اپنی پیداواری گنجائش بڑھانے کی ترغیب نہیں مل سکی۔ اگرچہ آئل ریفائنریوں میں سرمایہ کاری کمزوری لیکن توانائی کے شعبے میں مالی سال 11ء کے دوران آئی پی بیز کی جانب سے سرمایہ کاری پاکستان میں بچتوں اور سرمایہ کاری پر فیملی ڈینا کے لیے شریاتی خیمہ جات کی جدول 2.4 ملاحظہ کیجیے۔ اس خیمے کو الگ شائع کیا گیا ہے۔

4.3.2 سرمایہ کاری

صرف کی طلب کی نسبت ملک میں حقیقی سرمایہ کاری مسلسل تیسرے سال کم ہوئی ہے۔ اس میں ملکی و بیرونی سرمایہ کاری دونوں کا حصہ ہے جبکہ مالی سال 11ء کے دوران ملکی سرمایہ کاری میں بحالی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں (شکل 4.6)۔ کاروباری ادارے سرمائے کے اسٹاک کو بڑھانے میں دلچسپی نہیں لے رہے جو معیشت میں پائیدار نمو کے امکانات کے لیے باعث تشویش ہے۔

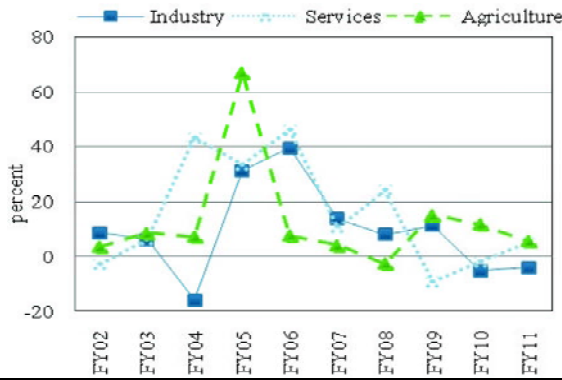
سرمایہ کاری میں کمی کی وجوہات یہ ہیں: (الف) عالمی معیشت میں کساد بازاری جو نہ صرف معیشت میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو متاثر کر رہی ہے بلکہ بیرونی طلب کی پست سطح کے باعث ملکی صنعتیں بھی توسیع سے گریز کر رہی ہیں (ب) ملک میں امن و امان کی خراب صورتحال (ج) حکومت کی جانب سے سرمایہ کاری میں کمی۔ حالیہ برسوں میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں بلحاظ جی ڈی پی فیصد تیزی سے کمی آئی ہے (تفصیلات کے لیے دیکھئے چھٹا باب) (د) توانائی کی شدید قلت کے نتیجے میں کاروباری اداروں کے لیے موجودہ پیداواری گنجائش کو برقرار رکھنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں (ه) سنگین ادارہ جاتی نقصان اور نظم و نسق کی خراب ساخت اور (و) حالیہ برسوں میں سرمائے کی بلند لاگت۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سرمایہ کاری اور گرانی کے درمیان غیر خطی تعلق پایا جاتا ہے جس میں معتدل گرانی سے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے لیکن گرانی کی بلند سطح کے باعث پیدا ہونے والی غیر یقینی صورتحال معیشت پر منفی اثرات کرتی ہے (شکل 4.7)۔

بچت و سرمایہ کاری کی شرحوں کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں ان دونوں کی شرح دیگر ملکوں کی نسبت بہت کم ہے (جدول 4.3)۔⁶ سرمایہ کاری کی شرح میں مالی سال 01ء تا 06ء کے دوران 13.3 فیصد کی اوسط نمو ہوئی تھی جو مئی 11ء میں کم ہو کر 13.3 فیصد پر آگئی۔ اوپر بیان کردہ ساختی مسائل کے علاوہ سخت زری پالیسی اور حکومت کی جانب سے بھاری قرض گیری کے باعث قرضوں کی دستیابی کی پست سطح بھی سرمایہ کاری میں کمی کے اہم عوامل ہیں (زری پالیسی اور حکومتی قرض گیری پر مزید بحث کے لیے دیکھئے پانچواں باب)۔

شعبہ وار سرمایہ کاری

سرمایہ کاری کی نمو سبب الہیاد ہے اور مالی سال 11ء کے دوران معیشت کے تمام شعبوں میں منفی نمو دیکھنے میں آئی (شکل 4.8)۔ صنعتی شعبے میں، بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور تعمیراتی سرگرمیوں میں سرمایہ کاری گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔ ٹیکسٹائل شعبے میں اسپننگ اور فنٹنگ کی مصنوعات میں بجلی و گیس کی قلت پیداوار میں کمی کا باعث بنی۔ درآمد شدہ ریفائنڈ مصنوعات سے مسابقت کی وجہ سے ملک میں تیل کی ریفائننگ کے شعبے کو اپنی پیداواری گنجائش بڑھانے کی ترغیب نہیں مل سکی۔ اگرچہ آئل ریفائنریوں میں سرمایہ کاری کمزوری لیکن توانائی کے شعبے میں مالی سال 11ء کے دوران آئی پی بیز کی جانب سے سرمایہ کاری پاکستان میں بچتوں اور سرمایہ کاری پر فیملی ڈینا کے لیے شریاتی خیمہ جات کی جدول 2.4 ملاحظہ کیجیے۔ اس خیمے کو الگ شائع کیا گیا ہے۔

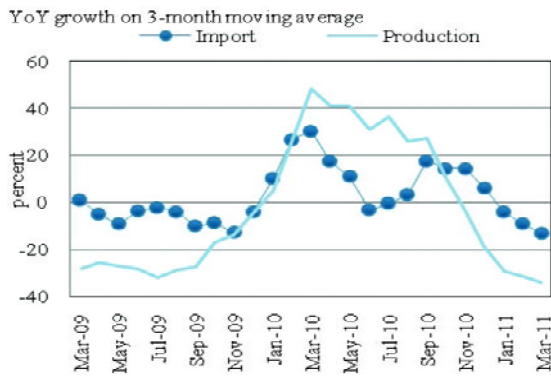
شکل 4.8: سرمایہ کاری میں نمو شعبہ دار



میں اضافہ دیکھا گیا اور صنعتی استعمال کے لیے بجلی پیدا کرنے والے آلات کی درآمدات بھی بڑھ گئی۔⁷ حکومت پاکستان نے چار ملٹی کمپنیوں سے 3000 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کے معاہدے پر بھی دستخط کیے ہیں جس کے تحت تھرکول پاور پراجیکٹ میں مجموعی طور پر 12 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔

میں 11 سال کے دوران تعمیرات کے شعبے کی معین سرمایہ کاری میں مسلسل چوتھے سال 2 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی۔ رینل اسٹیٹ مارکیٹ میں مسلسل گراؤ اور اس شعبے میں بینکوں کے قرضہ نادمندگان کی بڑھتی ہوئی تعداد نے سیلاب کے بعد شروع ہونے والی تعمیراتی سرگرمیوں کے مثبت اثرات کو زائل کر دیا۔

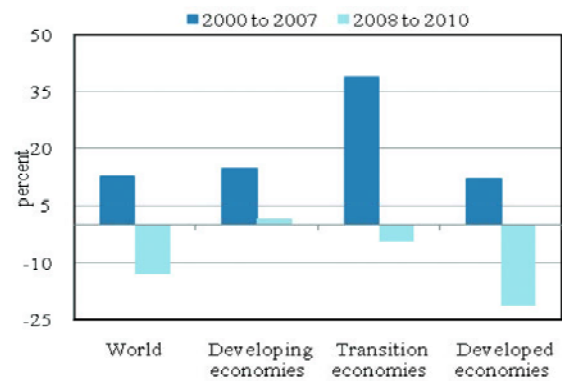
شکل 4.9: اشیائے سرمایہ کی طلب



اگر اشیائے سرمایہ کی طلب کا جائزہ لیں تو اس میں کمی کے رجحان سے ظاہر ہے کہ سرمایہ کاروں کا معیشت پر اعتماد ختم ہوتا جا رہا ہے (شکل 4.9)۔ دیگر شعبوں کے علاوہ تعمیرات وکان کنی میں بھی اشیائے سرمایہ کی طلب میں کمی دیکھی گئی۔

زریعی شعبے میں بھی سرمایہ کاری کی سطح پست رہی اور مالی سال 11ء کے دوران اس شعبے میں سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب گزشتہ برس کے 11.8 فیصد سے گر کر 5.5 فیصد پر آ گیا۔ اناج کی پروسیسنگ، ذخیرہ کاری اور ڈیری فارمنگ جیسے شعبوں میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں تاہم اس کے لیے درکار انفراسٹرکچر کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ حکومت سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ ایک مؤثر پالیسی تیار کرے۔

شکل 4.10: دنیا میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی نمو (فیصد)



خدمات کے شعبے کی سرمایہ کاری میں کمی کا سبب ٹیلی مواصلات کے شعبے میں طلب کا نہ ہونا ہے۔ اس میں بڑا حصہ بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا ہے کیونکہ سخت مسابقت اور تکنیکی مہارت کے فقدان کے باعث سرمایہ کاری کے زیادہ مواقع نہیں ہیں۔ تاہم، تھری جی ٹیلی کام ٹیکنالوجی متعارف کرانے سے ملک میں خاصی مقدار میں بیرونی سرمایہ کاری آ سکتی تھی۔

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

وسائل کی قلت سے دوچار معیشت میں ملکی سرمایہ کاری اور معاشی نمو کو بڑھانے میں بیرونی سرمایہ کاری اہم کردار ادا کر سکتی ہے لیکن مالی سال 11ء میں بھی اس میں مسلسل تیسرے برس کمی کا رجحان دیکھا گیا۔ گورننس، توانائی اور امن و امان کی صورتحال جیسے مسائل میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی نمو میں رکاوٹ ہیں جبکہ اس کے ساتھ ساتھ عالمی کساد بازاری کے باعث پوری دنیا میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا رجحان ہے (شکل 4.10)۔

مالی سال 11ء میں ترقی یافتہ ملکوں⁸ سے پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد گر کر 604 ملین ڈالر رہ گئی جو گزشتہ برس 1,026 ملین ڈالر تھی جبکہ ابھرتی ہوئی معیشتوں⁹ سے براہ

⁸ ان میں امریکہ، برطانیہ، جاپان، برٹنی، سوئٹزرلینڈ، ناروے، جنوبی کوریا اور ہانگ کانگ شامل ہیں۔

⁹ تفصیلات کے لیے دیکھئے توانائی پریسراہاب۔

راست بیرونی سرمایہ کاری گزشتہ برس کے 105 ملین ڈالر سے بڑھ کر 338 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ نجکاری کی وصولیوں کے علاوہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری 577 ملین ڈالر کی کے ساتھ 1.6 ارب ڈالر رہی جو مالی سال 10ء میں 2.2 ارب ڈالر اور مالی سال 08ء میں 5.3 ارب ڈالر تھی۔ بد قسمتی سے سرکاری شعبے کے اداروں کی نجکاری کا عمل بھی شروع نہیں کیا جا سکا (جدول 4.4 الف)۔

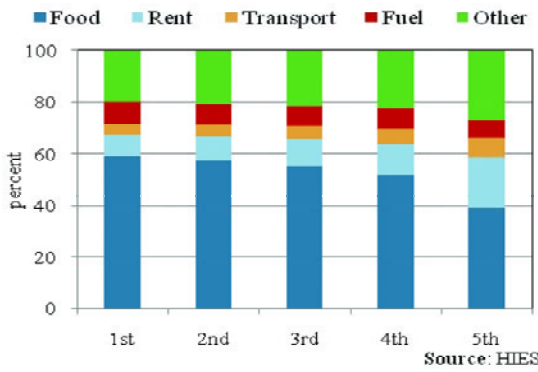
مالی خدمات اور بجلی کے شعبوں کے علاوہ معیشت کے بیشتر شعبوں میں بیرونی سرمایہ کاری میں کمی دیکھنے میں آئی۔ سب سے زیادہ کمی ٹیلی مواصلات کے شعبے میں ہوئی جس میں منافع کی منتقلی نئی سرمایہ کاری سے 34.1 ملین ڈالر زیادہ رہی جو کہ مالی سال 10ء کے دوران 291 ملین ڈالر کی مثبت سرمایہ کاری سے کافی زیادہ ہے۔ ترقی پذیر منڈی اور صرف 60 فیصد گنجائیت ہونے کے باعث اس شعبے میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں، خصوصاً، ٹیلی مواصلات کمپنیوں کو تھری جی لائسنسوں کی نیلامی سے۔ لیکن آمدنی کے اس ممکنہ ذریعے سے ابھی تک استفادہ نہیں کیا جا سکا کیونکہ اس کے متعلق کسی بھی پالیسی کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

جدول 4.4 الف: پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری - شعبہ دار (ملین امریکی ڈالر)					
2010-11ء	2009-10ء	2008-09ء	2007-08ء	2006-07ء	
238.9	468.3	869.9	1309.3	913.1	امریکہ
208.1	294.6	263.4	460.2	860.1	برطانیہ
284.2	242.7	178.1	589.2	661.5	متحدہ عرب امارات
3.2	26.8	74.3	131.2	64.4	جاپان
125.6	9.9	156.1	339.8	32.6	ہانگ کانگ
47.2	170.6	227.3	169.3	174.7	سویٹزرلینڈ
6.5	-133.8	-92.3	46.2	103.5	سعودی عرب
21.2	53.0	76.9	69.6	78.9	جرمنی
7.7	2.3	2.3	1.2	1.5	جنوبی کوریا
-48.0	0.4	101.1	274.9	25.1	ناروے
47.4	-3.6	-101.4	13.7	712.0	چین
631.6	1019.6	1964.2	2005.2	1512.2	دیگر
1573.6	2150.8	3719.9	5409.8	5139.6	مجموعی بشمول نجی رقوم
0.0	0.0	0.0	133.2	266.4	نجکاری کی رقوم
1573.6	2150.8	3719.9	5276.6	4873.2	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی نجی رقوم
ماخذ: بینک دولت پاکستان					
جدول 4.4 ب: پاکستان میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری - شعبہ دار (ملین روپے)					
2010-11ء	2009-10ء	2008-09ء	2007-08ء	2006-07ء	
512.2	740.6	775.0	634.8	545.1	تیل و گیس
246.9	163.0	707.4	1864.9	930.3	مالی کاروبار
25.0	27.8	36.9	30.1	59.4	ٹیکسٹائلز
53.0	117.0	166.6	175.9	172.1	تجارت
60.8	101.6	93.4	89.0	157.1	تعمیرات
155.8	-120.6	130.6	70.3	193.4	بجلی
30.5	112.1	74.3	79.3	46.1	کیمیکل
104.6	132.0	93.2	74.2	30.2	ٹرانسپورٹ
-34.1	291.0	879.1	1626.8	1898.7	تعمیرات (آئی ٹی و ٹیلی کام)
418.9	586.3	763.4	764.5	1107.2	دیگر
1573.6	2150.8	3719.9	5409.8	5139.6	مجموعی بشمول نجکاری رقوم
0.0	0.0	0.0	133.2	266.4	نجکاری وصولیاں
1573.6	2150.8	3719.9	5276.6	4873.2	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری علاوہ نجی وصولیاں
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

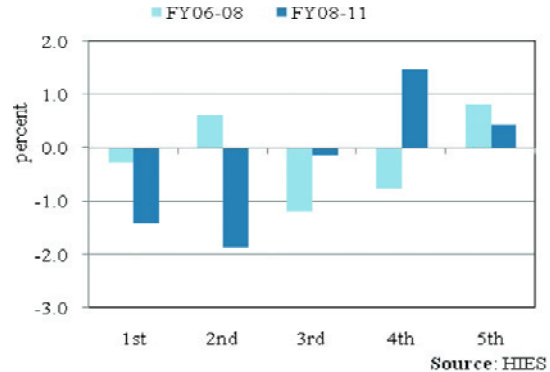
پاکس 4.1: آمدنی کی تقسیم اور صرف کار رجحان

گھرانوں کے مربوط معاشی سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 08ء سے آبادی کے امیر طبقے کی آمدنی میں غریبوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ شکل 4.11 سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ تین برسوں کے دوران غریب گھرانوں (پہلے اور دوسرے کوئن ٹائل یعنی 40 فیصد آبادی) کی آمدنی میں اضافہ اوسط نمونے خاصا کم رہا¹⁰ جبکہ امیر خاندانوں (چوتھے اور پانچویں کوئن ٹائل) کی آمدنی میں اوسط نمونے سے زائد اضافہ ہوا ہے۔ نمونہ کار رجحان مالی سال 06ء تا 08ء کے دوران ہونے والی نمونے کے رجحان سے مختلف ہے جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ حالیہ برسوں میں آمدنی کی عدم مساوات میں اضافہ ہوا ہے۔

شکل 4.12: مہ 11ء میں شماریاتی تقسیم کے لحاظ سے صرف کے اہم زمروں کے اخراجات



شکل 4.11: شماریاتی تقسیم کے لحاظ سے آمدنی میں سالانہ اوسط نمونے اور اوسط سے انحراف



آمدنی کی تقسیم میں تبدیلیاں، صرف کے رجحان اور مجموعی طلب کے اجزائی ترکیبی پر اثرات مرتب کرتی ہیں مختلف اشیاء و خدمات کی آمدنی کی لگنداری میں فرق کی وجہ سے عدم مساوات کے بدلتے رجحانات مختلف زمروں کے مجموعی اخراجات کو متاثر کرتے ہیں۔ مثلاً، سب سے کم آمدنی والے گروپ کے بجٹ اخراجات میں غذا کا حصہ 60 فیصد تک ہوتا ہے جبکہ سب سے زیادہ آمدنی والا گروپ غذا کے لیے 40 فیصد شخص کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں بلند ترین آمدنی والا طبقہ گھر کے کرائے، ٹرانسپورٹ اور تعلیم پر زیادہ رقم خرچ کرتا ہے (شکل 4.12)۔

گورانی نے صرف کے رجحان کو بدل دیا ہے: گزشتہ چند برسوں کے دوران غذائی گرانی کی بلند سطح کے باعث غذائی اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ حتیٰ کہ بلند ترین آمدنی کے گروپ نے بھی غذا کے لیے اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ مختص کیا تھا (اس گروپ کے غذائی اخراجات مالی سال 11ء میں ان کی آمدنی کا 39.5 فیصد جبکہ مالی سال 06ء میں 33.1 فیصد کی سطح پر تھے۔

جدول 4.5: اخراجات کی تقسیم: کم ترین اور بلند ترین آمدنی گروپ اور اوسط (فیصد)								
مہ 11ء			مہ 08ء			مہ 06ء		
کم ترین	بلند ترین	اوسط	کم ترین	بلند ترین	اوسط	کم ترین	بلند ترین	اوسط
59.2	48.9	44.2	35.5	55.3	43.1	33.1	55.6	43.1
5.7	5.1	5.5	4.7	6.8	5.7	4.8	7.0	5.7
3.9	6.0	6.2	7.8	3.9	6.2	7.9	4.2	6.2
4.0	3.7	3.6	3.4	4.1	3.6	3.1	4.0	3.6
0.2	0.4	0.7	1.0	0.2	0.7	1.0	0.1	0.7
1.5	3.5	3.9	5.8	1.4	3.7	5.5	1.3	3.7
8.5	13.9	15.1	19.7	9.2	15.2	21.3	8.2	15.2
8.4	7.6	7.6	6.6	8.6	8.0	7.1	9.0	8.0
8.6	10.8	13.2	15.4	10.6	14.0	16.2	10.6	14.0
ماخذ: ای آئی ایس								

¹⁰ گھرانوں کے مربوط معاشی سروے (ایچ آئی ای ایس) کے مطابق نامیہ آمدنی میں سالانہ اوسط مرکب شرح نمو مالی سال 06ء تا 08ء کے دوران 8 فیصد اور مالی سال 08ء تا 11ء کے دوران 14.8 فیصد تھی۔